دار الافتاء

استفتاء

کیافرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلے کے بارے میں کہ

مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی حکومت پاکستان کا تشکیل کردہ ادارہ ہے جس کی ذمہ داریوں میں ہلال دیکھنا، اس کے متعلق شہادتیں قبول کرنا اور رمضان، عیدین اور دیگر اسلامی مہینوں کے لئے رؤیت ہلال کا اعلان کرنا شامل ہے۔ اور یہ بات واضح کرتا چلوں کہ حکومت پاکستان کی قائم کردہ صوبائی اور مرکزی رؤیت ہلال کمیٹیوں میں ملک کے تمام مسالک یعنی دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، اہل تشیع کے سرکردہ علماء حضرات شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کمیٹی کے ساتھ فنی ماہرین، جن میں محکمہ موسمیات پاکستان نیوی اور سپارکو کے نمائندے فنی معاونت کے لئے موجود ہوتے ہیں، علاوہ ازیں شہادتوں کو ہر اعتبار سے پرکھنے اور تمام ارکان، علماء کرام اور فنی ماہرین سے مشاورت کے بعد ان سب کی متفقہ رائے کی روشنی میں تمام ممبران کی موجودگی میں چیئرمین مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی چاند کی رؤیت یا عدم رؤیت کا اعلان کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں کراچی میں موجود مسلک دیوبند کی معروف دینی درسگاہ جامعۃ الرشید میں قائم شعبہ فلکیات کے سربراہ مولانا سلطان عالم ہمیشہ چیئرمین مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی کے ساتھ رابطے میں رہتے ہیں اور معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں ان کے تقریباً پچاس مراکز قائم ہیں اور ان کی ماہانہ رپورٹس روزنامہ اسلام اور ضرب مؤمن میں باقاعدگی سے شائع ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ خود چیئرمین مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی چاند کے حتمی اعلان سے قبل مزید تشفی کے لئے جامعۃ الرشید کے شعبہ فلکیات کے ماہرین سے رابطے میں رہتے ہیں جس کی وجہ سے مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی کے سابقہ تمام اعلانات جامعۃ الرشید کی اعلان کردہ تاریخ سے موافقت رکھتے ہیں۔ جبکہ مسجد قاسم علی خان کے علماء کا اعلان رؤیت جامعۃ الرشید کی اعلان کردہ تاریخ سے عموماً ایک دن پہلے ہوتا ہے۔

ادھر صوبہ خیبر پختونخواہ کے کچھ اضلاع میں بعض غیر سرکاری کمیٹیاں بشمول مسجد قاسم علی خان کے حکومتی کمیٹی کے علی الرغم لوگوں سے شہادتیں وصول کرتے ہیں اور رمضان اور عیدین کا اعلان کرتے ہیں۔ ان حضرات کے اعلان کے بموجب ان علاقوں کے لوگ روزے رکھنا شروع کرتے ہیں اور عیدین مناتے ہیں، حالانکہ پشاور مردان اور چارسدہ جہاں ہر سال چاند کے پہلے نظر آنے کا اعلان

10C75

facebook.com/masimfarooq

کر دیا جاتا ہے یہ وہ علاقے ہیں جو جغرافیائی لحاظ سے صوبہ سند کے ساحلی علاقی کراچی اور بدین وغیرہ کے بنسبت مشرق میں ہیں جہاں سورج مغربی علاقوں (کراچی وغیرہ) کے بنسبت آدھا گھنٹہ پہلے غروب ہوتا ہے اور مغربی علاقوں میں آدھا گھنٹہ بعد غروب ہوتا ہے (جس کی وجہ سے کراچی میں چاند کا عمر پشاور کے چاند کے عمر سے آدھا گھنٹہ بڑھ جاتا ہے) تو اس لحاظ سے کراچی والوں کو چاند دیکھنے کا امکان بنسبت پشاور والوں کو زیادہ ہونا چاہئے حالانکہ پشاور وغیرہ میں اکثر عام اور اناپڑ لوگوں کا چاند دیکھنے کے باوجود کراچی میں ماہرین فلکیات کو اپنی کوششوں سمیت چاند نظر نہیں آتا جو کہ سوچنے کی بات ہے۔

اس تناظر میں چند سوالات حل طلب ہیں۔

(۱) کیا ریاست کی طرف سے مرکزی رویت ہلال کمیٹی اور صوبائی و ضلعی سطح پر زونل سرکاری کمیٹیوں کے ہوتے ہوئے ایسی غیر سرکاری کمیٹیاں قائم کرنا جائز ہے؟ یہ حضرات جو عام لوگوں سے شہادتیں اکثر بغیر جانچ پڑتال کے اور بعض دفعہ صرف فون پر (جس میں شاہد کے حالات کا کچھ پتہ نہیں ہوتا) وصول کرتے ہیں اور ہلال عید و رمضان کا اعلان کرتے ہیں کیا ان لوگوں کا اعلان شرعی قاضی کے اعلان کے حکم میں ہوگا؟ اگر نہیں تو ان کے لئے اس طرح کے اعلانات کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مزید برآں عام لوگوں کے لئے ان کے اعلان پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز کیا رویت ہلال کی شہادت قبول کرنے کے لئے دار القضاء شرط ہے یا نہیں؟

(۲) جن علاقوں میں ان غیر سرکاری کمیٹیوں کے اعلان پر اکثر لوگ روزہ رکھیں یا عید منائیں تو کسی فرد کے اسی علاقے میں شخصی طور پر مرکزی حکومتی کمیٹی پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی مخالفت جائز ہے یا نہیں؟ یا یہ کہ وہ شخص تو روزہ مرکزی ہلال کمیٹی کے اعلان کے موافق (ان پر اعتماد کرتے ہوئے) رکھیں لیکن مجبوراً (اپنے گاؤں اور گھر والوں کے ساتھ عدم اتفاق اور خفگان سے بچنے کے لئے) عید غیر سرکاری کمیٹی کے اعلان کے مطابق کریں تو کیا ایسا کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان حضرات کے اعلان کے حساب سے شوال کا مہینہ ۳۱ دن کا ہو جاتا ہے۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس دن یہ لوگ رؤیت کا اعلان کرتے

!UC 76
facebook.com/masimfarooq

ہیں اس کے ایک روز بعد بھی رؤیت نہیں ہو پاتی اور سرکاری کمیٹی عدم رؤیت کا اعلان کرتی ہے تو اب ان کی اعلان پر جن لوگوں نے عید منائی ہے ان پر قضاء واجب ہے یا نہیں ؟ معتبرات فقہ حنفی کی تصریحات کی روشنی میں مفصل جواب تحریر فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

نوٹ : استفتاء کے ساتھ مفتی تقی عثمانی صاحب کا ایک رسالہ بھی منسلک کر دیا ہے جس میں انہوں نے رؤیت ہلال کمیٹی پاکستان کی تائید کی ہے ملاحظہ ہو۔

دارالافتاء

بندہ محمد سلیمان خادم شعبہ

تجوید

مدرسہ مرکزی دارالقراء بہادریہ کوہاٹ شہر K.P.K

جمعہ، ۹ رمضان، ۱۴۳۶

facebook.com/masimfarooq

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔ ریاست کی طرف سے مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی اور اس کی ذیلی صوبائی کمیٹیوں کے ہوتے ہوئے متوازی غیر سرکاری کمیٹیوں کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں ہے، اور نہ ان کے فیصلوں کے مطابق عمل کرنا اور کروانا درست ہے، کیونکہ ریاست کی طرف سے جو مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی قائم ہے اس کی حیثیت قاضی کی ہے اور شرعاً چاند کی رؤیت کے اعلان کی ولایت اسے ہی حاصل ہے، لہٰذا اگر مرکزی کمیٹی رمضان یا عید کے چاند نظر آنے کا اعلان کرے تو یہ فیصلہ ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس فیصلے کے مطابق عمل کرنا تمام اہلِ پاکستان کیلئے ضروری ہے اور اس کے خلاف کرنا جائز نہیں ہے۔

لہٰذا علماءِ کرام کو بھی چاہیے کہ وہ عوام کو مرکزی کمیٹی کے اعلان کے مطابق عمل کروانے کی کوشش کریں، کیونکہ مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کو ولایتِ عامہ حاصل ہے جس کی وجہ سے وہ شہادتوں کو وصول کرسکتی ہے جو عیدین اور بعض صورتوں میں رمضان کیلئے ضروری ہیں، نیز مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق عمل کرنے سے امت فتنہ و انتشار سے بچ جاتی ہے، اس کے برخلاف متوازی غیر سرکاری کمیٹیوں کو چونکہ ولایتِ عامہ حاصل نہیں اس لئے وہ شہادتوں کو وصول نہیں کرسکتیں، نیز متوازی کمیٹیوں کے اعلانات کے مطابق عمل کرنے سے عوام میں فتنہ و انتشار پیدا ہوتا ہے، قتل و قتال تک نوبت آجاتی ہے، لوگ دین اور اہلِ دین کے بارے میں شبہات کا شکار ہوجاتے ہیں اور سوءِ ظن میں مبتلا ہوجاتے ہیں جس کا مشاہدہ ہر سال رمضان اور عیدین کے موقع پر ان علاقوں میں ہوتا ہے جہاں متوازی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔(مستفاد من التبویب: ۱۵۴۳/۵۳)

رؤیتِ ہلال کی شہادت کے قبول ہونے کے لئے دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ مجلسِ قضاء کا ہونا بھی شرط ہے۔(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے رسالہ "رؤیتِ ہلال" مؤلفہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب نوّر اللہ مرقدہ)

(۲)۔۔۔ مسئولہ صورت میں ان لوگوں پر مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق روزہ اور عید کرنا لازم ہے، کیونکہ مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کو پورے ملک میں ولایت حاصل ہے، اس لئے اس کا اعلان پورے ملک کے لوگوں کے لئے حجت ہے، جبکہ متوازی غیر سرکاری کمیٹیوں کے پاس ولایت نہیں ہے، لہٰذا ان کا اعلان بھی عام لوگوں کے حق میں حجت نہیں ہے، اور اس کے مطابق عمل کرنا بھی لازم نہیں ہے، اس سلسلے میں علماءِ کرام اور پڑھے لکھے لوگوں کو چاہیے کہ وہ حکمت اور بصیرت کے ساتھ دوسرے لوگوں کو بھی مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کے

facebook.com/masimfarooq

اعلان کے مطابق عمل کروانے کی کوشش کریں، نہ کہ غیر سرکاری کمیٹیوں کی موافقت کرکے غلط طرزِ عمل کی مزید تائید کریں۔

(۳)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں جب سرکاری طور پر مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی نے عید کا چاند نظر نہ آنے کا اعلان کیا، اس کے باوجود جن لوگوں نے غیر سرکاری متوازی کمیٹیوں کے اعلان کے مطابق عید منائی ہے، ان کے ذمہ لازم ہے کہ مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کے اعلانِ عید کے حساب سے ان کے جتنے روزے ضائع ہوئے ہیں، ان کی قضاء کریں۔

صحيح البخاري (٩/ ٦٣)

عن عبد الله رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: «السمع والطاعة على المرء المسلم فيما أحب وكره، ما لم يؤمر بمعصية، فإذا أمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة»

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٥/ ٤٢٢)

(قوله: أمر السلطان إنما ينفذ) أي يتبع ولا تجوز مخالفته وسيأتي قبيل الشهادات عند قوله أمرك قاض بقطع أو رجم إلخ التعليل بوجوب طاعة ولي الأمر وفي ط عن الحموي أن صاحب البحر ذكر ناقلا عن أئمتنا أن طاعة الإمام في غير معصية واجبة فلو أمر بصوم وجب اهـ وقدمنا أن السلطان لو حكم بين الخصمين ينفذ في الأصح وبه يفتى

الدر المختار (٢/ ٣٨٦)

(ولو كانوا ببلدة لا حاكم فيها صاموا بقول ثقة وأفطروا بإخبار عدلين) مع العلة (للضرورة)

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٣٨٧)

(قوله: للضرورة) أي ضرورة عدم وجود حاكم يشهد عنده

فتح القدير للكمال ابن الهمام (٢/ ٣٢٥)

وأما على قياس قول أبي حنيفة: فينبغي أن تشترط الدعوى في هلال الفطر وهلال رمضان اهـ. وعلى هذا فما ذكروا من أن من رأى هلال رمضان في الرستاق وليس هناك وال ولا قاض، فإن كان ثقة يصوم الناس بقوله، وفي الفطر إن أخبر عدلان برؤية الهلال لا بأس بأن يفطروا يكون الثبوت فيه دعوى، وحكم للضرورة، أرأيت لو لم ينصب في الدنيا إمام ولا قاض حتى عصوا بذلك أما كان يصام بالرؤية فهذا الحكم في محال وجوده.

دار الافتاء

facebook.com/masimfarooq

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (٦/ ٢٧٧)

وأما الذي يخص المكان فواحد، وهو مجلس القاضي؛ لأن الشهادة لا تصير حجة ملزمة إلا بقضاء القاضي فتختص بمجلس القضاء

الدر المختار (٢/ ٣٨٤)

(رأى) مكلف (هلال رمضان أو الفطر ورد قوله) بدليل شرعي (صام) مطلقا وجوبا وقيل ندبا (فإن أفطر قضى فقط) فيهما لشبهة الرد.

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٣٨٤)

لو صام رائي هلال رمضان وأكمل العدة لم يفطر إلا مع الإمام لقوله - عليه الصلاة والسلام - «صومكم يوم تصومون وفطركم يوم تفطرون» رواه الترمذي وغيره والناس لم يفطروا في مثل هذا اليوم فوجب أن لا يفطر نهر

مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: ٢٤١)

"ومن رأى هلال رمضان" وحده "أو" هلال "الفطر وحده ورد قوله" أي رده القاضي "لزمه الصيام" لقوله تعالى: {فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ} [البقرة: ١٨٥] وقد رآه ظاهر ولقوله صلى الله عليه وسلم: "صومكم يوم تصومون وفطركم يوم تفطرون" والناس لم يفطروا فوجب أن لا يفطر "وإن أفطر" من رأى الهلال وحده "في الوقتين" رمضان وشوال "قضى" لما تلونا وروينا "ولا كفارة عليه" ولا على صديق للرائي إن شهد عنده بهلال الفطر وصدقه فأفطر لأنه يوم عيد عنده فيكون شبهة

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق (١/ ٣١٨)

(فإن أفطر قضى فقط) أي إن أفطر بعدما رد الإمام شهادته والمسألة بحالها يجب عليه القضاء ولا تجب عليه الكفارة أما الفطر في هلال الفطر فظاهر لأنه يوم عيد عنده فيكون شبهة. . . . . والله سبحانه أعلم بالصواب

محمد ابوبکر

(محمد ابوبکر غفر الله له)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

٢٤-١١-١٤٣٦ھ

٩-٩-٢٠١٥ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر الله له
٢٤/١١/١٤٣٦ھ

الجواب صحیح
محمد عبد الله ... عفی عنہ
٢٤-١١-١٤٣٦

الجواب صحیح
٢٤/١١/١٤٣٦ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ١٨/١٤٢٣
٢٤/١١/١٤٣٦ھ
٩/٩/٢٠١٥

مفتی

1086

facebook.com/masimfarooq